

موضوع الخطبة: أهمية الصلاة

الخطيب: فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي / حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم: سيف الرحمن التيمي

موضوع:

نماز کی اہمیت

پہلا خطبہ:

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ).

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا).

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا * يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا).

حمد و صلاۃ کے بعد:

سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز دین میں ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، اور (دین میں) ہر ایجاد کردہ چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اے مسلمانو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کا خوف ہمیشہ اپنے دل میں زندہ رکھو، اس کی اطاعت کرو اور نافرمانی سے بچو،

جان رکھو کہ نماز تمہارا ایک بہترین عمل ہے، شریعت میں اس کی اہمیت کے دس گوشے ہیں:

۱- پہلا: نماز ہی وہ عبادت ہے جسے اللہ نے شہادتین کے بعد سب سے پہلے فرض کیا، اس طرح وہ اسلام کا دوسرا رکن ہے، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا"¹۔

۲- نماز کی اہمیت کی ایک دلیل یہ ہے کہ وہ مدینہ کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کرنے سے قبل کی زندگی کے دوران سنہ ۳ بعثت نبوی کو اسراء و معراج کے موقع سے آسمان پر فرض ہوئی، چنانچہ اللہ نے ساتویں آسمان پر بیچ وقتہ نمازیں کسی فرشتہ کے واسطے کے بغیر اپنے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان بلا واسطہ خطاب کے ذریعہ فرض کیا۔

۳- نماز کی اہمیت کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ دین میں اس کا مقام و مرتبہ اتنا بلند ہے کہ کوئی دوسری عبادت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی، چنانچہ وہ دین کا ایسا ستون ہے جس کے بغیر اس کی عمارت کھڑی نہیں رہ سکتی، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا میں تمہیں دین کی اصل، اس کا ستون اور اس کی چوٹی نہ بتا دوں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ اللہ کے رسول! (ضرور بتائیے) آپ نے فرمایا: دین کی اصل اسلام ہے اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کی چوٹی جہاد ہے²۔

۴- نماز کی اہمیت یہ بھی ہے کہ وہ بندہ اور اس کے رب کے درمیان سرگوشی کا وسیلہ ہے، کیوں کہ وہ (ایک ساتھ) دل، زبان اور جسم سے اللہ کا ذکر کرنے پر مشتمل ہوتی ہے، جیسے اللہ عزوجل کے حمد و ثنائیاں کرنا اور اس سے دعا کرنا، قرآن کی تلاوت کرنا، تسبیح و تحمید اور تکبیر کہنا، اعضاء و جوارح سے خشوع و خضوع کا مظاہرہ کرنا، جیسے رکوع و سجود کرنا، انکساری اور عاجزی کے ساتھ قیام کرنا، عزیز و برتر پروردگار کے سامنے نگاہیں جھکائے رکھنا، نماز میں اعضاء و جوارح کی اتنی عبادتیں یکجا ہوتی ہیں جو دوسری کسی عبادت میں نہیں ہوتیں۔

۵- نماز کی اہمیت کی ایک دلیل یہ ہے کہ بہت سے ایسے امور اس کے ساتھ خاص ہیں جو دیگر عبادتوں میں نہیں پائی جاتے، جن میں سے چند اہم امور یہ ہیں:

1 اسے بخاری (۸) اور مسلم (۱۶) نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے روایت کردہ ہیں۔

2 اسے ترمذی (۲۶۱۶) نے روایت کیا ہے اور کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

- اس کے لئے پکارنا، جو کہ اذان کہلاتا ہے۔
 - اس کے لئے طہارت حاصل کرنا واجب ہے۔
 - اس کے لئے سکون اور وقار کے ساتھ جانا۔
 - اس میں تمام اعضاء و جوارح کی ایسی عبادتیں پائی جاتی ہیں جو دیگر عبادتوں میں نہیں پائی جاتیں۔
- ۶- نماز کی اہمیت کی ایک دلیل یہ ہے کہ سفر و حضر، خوف و ہیبت، امن و امان، تندرستی اور بیماری ہر حال میں اسے ادا کرنا واجب ہے، الا یہ کہ انسان کو ایسی بیماری لاحق ہو جس کی وجہ سے عقل اور ہوش و حواس غائب ہو جائیں۔
- ۷- نماز کی اہمیت کی ایک دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں اس کی وصیت فرمائی، چنانچہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جس مرض میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا، اس کے دوران میں آپ فرمایا کرتے تھے: "نماز (کی حفاظت کرو) اور (ان لوٹھی، غلاموں کی) جو تمہارے ہاتھوں کی ملکیت ہیں"۔ آپ نے یہ الفاظ بار بار فرمائے حتیٰ کہ آپ کی زبان مبارک رک گئی¹۔
- یعنی جب تک زبان چلتی رہی آپ اس کی وصیت کرتے تھے۔
- ۸- نماز کی اہمیت کی ایک دلیل یہ ہے کہ نماز ہی وہ عمل ہے جس کے بارے میں قیامت کے دن بندہ سے سب سے پہلے سوال کیا جائے گا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے بندہ کے جس عمل کا حساب و کتاب لیا جائے گا وہ نماز ہے، آپ نے فرمایا: اللہ عز و برتر فرشتوں سے فرمائے گا حالانکہ وہ خوب جاننے والا ہے: (میرے بندے کی نماز دیکھو! کیا اس نے اس کو پورا کیا ہے یا اس میں کوئی کمی ہے؟)۔ چنانچہ اگر وہ کامل ہوئی تو پوری کی پوری لکھ دی جائے گی اور اگر اس میں کوئی کمی ہوئی تو فرمائے گا کہ دیکھو! کیا میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں؟ اگر نفل ہوئے تو وہ فرمائے گا کہ میرے بندے کے فرضوں کو اس کے نفلوں سے پورا کر دو۔ پھر اسی انداز سے دیگر اعمال لیے جائیں گے²۔

1 اسے ابن ماجہ (۱۶۲۵)، احمد (۲۹۰/۶) نے روایت کیا ہے اور البانی نے "الإرواء" (۲۳۸/۷) میں اسے روایت کیا ہے۔

2 اسے ابو داؤد (۸۴۶) اور احمد (۴۲۵/۲) نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ ابو داؤد کے روایت کردہ ہیں، اسے البانی رحمہ اللہ نے المسند کی تحقیق میں صحیح کہا ہے، اسی طرح المسند کے محققین نے بھی اس پر صحت کا حکم لگایا ہے۔

۹- نماز کی اہمیت کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ آخری زمانہ میں نماز دین کا وہ آخری حصہ ہوگا جو لوگوں کے درمیان مفقود ہو جائے گا، اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے: ایک ایک کر کے اسلام کے سارے بندھن ٹوٹ جائیں گے، جب بھی ایک بندھن ٹوٹے گا تو لوگ اس کے بعد والے بندھن سے جڑ جائیں گے، سب سے پہلے ٹوٹنے والا بندھن حکومت اور سب سے اخیر میں ٹوٹنے والا بندھن نماز ہوگی¹۔

۱۰- نماز کی اہمیت کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ وہ اسلام اور کفر کے درمیان حد فاصل ہے، چنانچہ بریدۃ بن الحصیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہمارے اور کافروں کے درمیان امتیاز نماز سے ہے، جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا²۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "بے شک آدمی اور شرک و کفر کے درمیان (فاصلہ مٹانے والا عمل) نماز کا ترک کرنا ہے"³۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے، اور ہمارے قبلے کی طرح منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے تو وہ مسلمان ہے جسے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ⁴ حاصل ہے، لہذا تم اللہ کے ذمے میں خیانت (بد عہدی) نہ کرو"⁵۔

اے مسلمانو! یہ وہ دس دلائل ہیں جو نماز کی اہمیت پر دلالت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو اپنے حکم کے مطابق نماز قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

1 اسے احمد (۲۵۱/۵) اور ابن حبان نے (۶۷۱۵) نے ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، المسند کے محققین کہتے ہیں: اس کی سند جید ہے، آپ کے فرمان: (سب سے پہلا بندھن حکومت ہوگی) کا مطلب یہ ہے کہ: سب سے پہلے اسلام کا جو بندھن ٹوٹے گا وہ یہ کہ حکومت اور حاکموں میں بگاڑ آجائے گی۔ میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ: یہ بگاڑ ہمارے زمانے میں ظاہر و باہر ہے، چنانچہ اسلامی ممالک میں حکومت کا جو نظام رائج ہے وہ (انسان کے) خود ساختہ قوانین سے عبارت ہے، الا ماشاء اللہ، ہم اللہ سے ہی اس کی شکایت کرتے ہیں۔

2 اسے ترمذی (۲۶۲۱)، نسائی (۴۶۲)، ابن ماجہ (۱۰۷۹)، ابن حبان (۱۴۵۳) اور احمد (۳۳۶/۵) نے روایت کیا ہے اور البانی نے کتاب "الإیمان" لابن ابی شیبہ (۴۶) پر اپنی تعلیق میں لکھا ہے کہ: اس کی سند مسلم کی شرط پر ہے۔

3 اسے بخاری (۳۹۱) نے روایت کیا ہے۔

4 ذمہ سے مراد: حفاظت و رعایت کی ذمہ داری ہے۔ دیکھیں: (المعجم الوسیط)

5 اسے مسلم (۸۲) نے روایت کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو قرآن کی برکت سے مالا مال کرے، مجھے اور آپ سب کو اس کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحت سے فائدہ پہنچائے، میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں، آپ بھی اس سے بخشش طلب کریں، یقیناً وہ بہت زیادہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:

الحمد لله وحده ، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده، أما بعد:

حمد و صلاة کے بعد:

آپ جان رکھیں۔ اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ کہ نماز بندہ اور اس کے رب کے درمیان سرگوشی کا ایک وسیلہ ہے، کیوں کہ

و سجد کرنا، عاجزی و انکساری کے ساتھ قیام کرنا، اور عزیز و برتر پروردگار کے سامنے نگاہیں پست رکھنا۔ شیخ عبدالرحمن بن سعدی رحمہ اللہ فرمان باری تعالیٰ: ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: نیز نماز کے اندر اس سے بھی بڑا مقصد پنہاں ہے، وہ یہ کہ نماز ایک ساتھ دل، زبان اور بدن ہر ایک کے ذریعہ اللہ کا ذکر کرنے پر مشتمل ہے، اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا اور سب سے افضل عبادت جسے بندہ

ہوتی، اسی لئے اللہ نے فرمایا: ﴿وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ﴾.

ترجمہ: اور اللہ کی یاد سب سے بڑی چیز ہے۔

آپ یہ بھی یاد رکھیں۔ اللہ آپ کے ساتھ رحم کا معاملہ کرے۔ کہ اللہ نے آپ کو ایک بہت بڑے عمل کا حکم دیا ہے، اللہ فرماتا ہے:

(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی امت کو جمعہ کے دن اپنے اوپر بکثرت درود و سلام بھیجنے کی رغبت دیتے ہوئے فرمایا: "تمہارے بہتر دنوں میں سے جمعہ کا دن بھی ایک بہتر دن ہے، اس لئے اس دن میرے اوپر کثرت سے درود بھیجو، کیوں کہ تمہارا درود و سلام میرے اوپر پیش کیا جاتا ہے۔" اے اللہ تو اپنے بندے اور رسول محمد پر رحمت و سلامتی بھیج، تو ان کے خلفاء، تابعین عظام اور قیامت تک اخلاص کے ساتھ ان کی اتباع کرنے والوں سے راضی ہو جا۔

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت و سر بلندی عطا فرما، شرک اور مشرکین کو ذلیل و خوار کر، تو اپنے اور دین اسلام کے دشمنوں کو نیست و نابود کر دے، اور اپنے موحد بندوں کی مدد فرما، اے اللہ! تو ہمیں اپنے ملکوں میں سلامتی عطا کر، ہمارے اماموں اور ہمارے حاکموں کی اصلاح فرما، انہیں ہدایت کی رہنمائی کرنے والا اور ہدایت پر چلنے والا بنا۔

اے اللہ جو ہمارے تئیں، اسلام اور مسلمانوں کے تئیں شرکار ادھر رکھے تو اسے اپنی ذات میں مشغول کر دے، اور اس کے مکر و فریب کو اس کے لئے وبال جان بنا۔

اے اللہ مہنگائی! وبا، سود، زنا، زلزلوں اور آزمائشوں کو ہم سے دور کر دے اور ظاہری و باطنی فتنوں کی برائیوں کو ہمارے درمیان سے اٹھالے، خصوصی طور پر ہمارے ملک سے اور عمومی طور تمام مسلمانوں کے ملکوں سے، اے دونوں جہاں کے پالنہار! اے اللہ ہم سے آفت و مصیبت کو دور فرما، یقیناً ہم مسلمان ہیں۔

اے اللہ تو تمام مسلمانوں کے حکمرانوں کو اپنی کتاب کو نافذ کرنے اور اپنے دین کو سر بلند کرنے کی توفیق سے نواز اور انہیں ان کے رعایہ کے لیے باعث رحمت بنا۔

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما، اور عذاب جہنم سے نجات بخش۔

اے اللہ کے بندو! یقیناً اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قربت داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے۔ وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو، اس لئے تم اللہ عظیم کا ذکر کرو وہ تمہارا ذکر کرے گا، اس کی نعمتوں پر اس کا شکر بجلاؤ وہ تمہیں مزید نعمتوں سے نوازے گا، اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے، تم جو کچھ بھی کرتے ہو وہ اس سے باخبر ہے۔

از قلم: ماجد بن سلیمان الرسی۔

۲۲ صفر ۱۴۴۲ھ۔

شہر جبیل مملکہ سعودیہ عربیہ

مترجم:

سیف الرحمن تیبی

binhifzurrahman@gmail.com